مکڑی کا گھر

مَثَلُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ أَوْلِيَاءَ كَمَثَلِ الْعَنكَبُوتِ اتَّخَذَتْ بَيْتًا ۖ وَإِنَّ أَوْهَنَ الْبُيُوتِ لَبَيْتُ الْعَنكَبُوتِ ۖ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ (۴۱)(العنکبوت 41)

قرآن تمام انسانوں کے لیے کتابِ ہدایت ہے، "ھُدیٰ للناس" (the perfect source of guidance)،اس کتابِ ہدایت میں ہر زمانے، ہر ملک اور ہر فرد کے لیے رہنمائی موجود ہے۔ عام طور پر انسانوں کی لکھی کتاب، مخصوص زمانے، مخصوص خطے اور مخصوص افراد کے لیے لکھی جاتی ہے۔ لیکن اللہ تعالی کی یہ کتاب زمان و مکان کی قید سے آزاد ہے نیز کائنات کا ہر فرد اس سے اپنے لیے رہنمائی حاصل کر سکتا ہے۔ خواہ وہ مرد ہو یا عورت، بچہ ہو یا بوڑھا، پڑھا لکھا ہو یا ان پڑھ غرض تمام کے لیے یہ ہدایت ورہنمائی کا سرچشمہ ہے۔

قرآن مجید کو یہ خصوصیت کہ وہ تمام نوع انسانی کے لیے ہدایت ورہنمائی ہے اس لیے حاصل ہے کہ یہ مختلف انداز اور اسلوب میں ہمیں ہدایات اور رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ جس میں سے ایک اسلوب مثالیں بیان کرنا ہے کہ بات کو بذریعہ مثال ذہن نشین کرایا جائے۔ چنانچہ قرآن توحید، رسالت، آخرت، عبادات، اخلاقیات اور دیگر موضوعات کے لیے مثال بیان کرنے کا اسلوب اختیار کرتا ہے تاکہ یہ ہمارے لے ہدایت کا باعث بنے اور ہم ان مثالوں سے عبرت و نصیحت حاصل کریں۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ مثالوں کے ذریعے سے کوئی بات لوگوں کو سمجھانا، ایسا اسلوب اور انداز ہے جسے ہر زمانے، ہر علاقے اور ہر زبان کے عقلاء اور فلاسفر استعمال کرتے چلے آئے ہیں، چنانچہ آپ کو کوئی زبان ایسی نہ ملے گی جس میں مثالیں نہ ہوں۔ انسان کے اسی طبعی رجحان کو پیش نظر رکھتے ہوئے قرآن میں بھی مثالیں بیان ہوئی ہیں۔ جن کا مقصد صرف بیان کر دینا نہیں بلکہ ان مثالوں کے ذریعے درس عبرت دینا ہے۔ الغرض مثال کی صورت میں بیان کی گئی بات دلچسپی کا باعث ہوتی ہے اور مخاطب کو جلد سمجھ آجاتی ہے۔

مکڑی کے گھر کی مثال

محترم حضرات! توحید کی عظمت اور شرک کی مذمت کو بیان کرنے کے لیے قرآن نے ایک مثال مکڑی کے گھر کی بیان کی ہے۔ فرمان باری تعالی ہے: مَثَلُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ أَوْلِيَاءَ كَمَثَلِ الْعَنكَبُوتِ اتَّخَذَتْ بَيْتًا ۖ وَإِنَّ أَوْهَنَ الْبُيُوتِ لَبَيْتُ الْعَنكَبُوتِ ۖ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ (۴۱) ان لوگوں کی مثال جنھوں نے اللہ کے سوا اور مددگار بنا رکھے ہیں مکڑی کی مثال جیسی ہے، جس نے ایک گھر بنایا، حالانکہ تمام گھروں سے کمزور تو مکڑی کا گھر ہی ہے، کاش وہ جان لیتے۔ (العنکبوت 41)

یعنی جس طرح مکڑی کا گھر (جالا) نہایت کمزور اور ناپائدار ہوتا ہے، ہاتھ کے معمولی اشارے سے وہ نابود ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالی کے سوا دوسروں کو معبود، حاجت روا اور مشکل کشا سمجھنا بھی بلکل ایسا ہی ہے، یعنی بے فائدہ ہے کیونکہ وہ بھی کسی کے کام نہیں آسکتے۔ اس لیے غیر اللہ کے سہارے بھی مکڑی کے جالے کی طرح ناپائدار ہیں۔

مشرک غیر اللہ سے عزت چاہتے ہیں عزت طلب کرتے ہیں لیکن ان مشرکوں کے حصہ میں صرف اور صرف ذلت ورسوائی ہے۔

وَاتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لِّيَكُونُوا لَهُمْ عِزًّا (۸۱) كَلَّا ۚ سَيَكْفُرُونَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُونُونَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا (۸۲) انہوں نے اللہ کے سوا دوسرے معبود بنا رکھے ہیں کہ وہ ان کے لئے باعث عزت ہوں۔ لیکن ایسا ہرگز ہونا نہیں۔ وہ تو ان کی عبادت سے منکر ہو جائیں گے، اور الٹے ان کے دشمن بن جائیں گے۔(مریم 81-82) مشرک سے بڑھ کر ذلیل، رسوا اور بے حیثیت انسان کوئی نہیں۔

مشرک غیر اللہ سے مدد مانگتے ہیں جبکہ اللہ کے سوا کوئی مددگار نہیں۔

وَاتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنصَرُونَ (۷۴) لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَهُمْ وَهُمْ لَهُمْ جُندٌ مُّحْضَرُونَ (۷۵) اور وہ اللہ کے سوا دوسروں کو معبود بناتے ہیں تاکہ وہ مدد کئے جائیں ۔(حالانکہ) ان میں ان کی مدد کی طاقت ہی نہیں، (لیکن) پھر بھی (مشرکین) ان کے لئے حاضر باش لشکری ہیں۔(یس 74-75) یہ بت قیامت کے دن جمع شدہ حساب کے وقت اپنے عابدوں کے سامنے لاچاری اور بیکسی کے ساتھ موجود ہوں گے تاکہ مشرکین کی پوری ذلت وخواری ہو اور ان پر حجت تمام ہو۔(تفسیر ابن کثیر)

جن معبودانِ باطلہ سے یہ مشرکین مدد کے خواہاں ہوں گے ان کو ان کے متبعین کے ساتھ جہنم مین ڈال دیا جائے گا۔

إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ أَنتُمْ لَهَا وَارِدُونَ (۹۸) لَوْ كَانَ هَٰؤُلَاءِ آلِهَةً مَّا وَرَدُوهَا ۖ وَكُلٌّ فِيهَا خَالِدُونَ (۹۹) لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَهُمْ فِيهَا لَا يَسْمَعُونَ (۱۰۰) تم اور اللہ کے سوا جن جن کی تم عبادت کرتے ہو، سب دوزخ کا ایندھن بنو گے، تم سب دوزخ میں جانے والے ہو۔ اگر یہ (سچے) معبود ہوتے تو جہنم میں داخل نہ ہوتے، اور سب کے سب اسی میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ وہ وہاں چلا رہے ہوں گے اور وہاں کچھ بھی نہ سن سکیں گے۔(الانبیاء 98-100)

مشکل اور آفت کے وقت مشرکین اللہ کے سوا دوسروں کو نجات دلانے والا سمجھتے ہیں جبکہ یہ معبودانِ باطلہ ہی ان کی ہلاکت اور ان پر عذاب آنے کا سبب ہیں۔

وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَٰكِن ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ ۖ فَمَا أَغْنَتْ عَنْهُمْ آلِهَتُهُمُ الَّتِي يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مِن شَيْءٍ لَّمَّا جَاءَ أَمْرُ رَبِّكَ ۖ وَمَا زَادُوهُمْ غَيْرَ تَتْبِيبٍ (۱۰۱) ہم نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا، بلکہ خود انہوں نے ہی اپنے اوپر ظلم کیا، اور انہیں ان کے معبودوں نے کوئی فائدہ نہ پہنچایا جنہیں وہ اللہ کے سوا پکارا کرتے تھے، جب کہ تیرے پروردگار کا حکم آپہنچا، بلکہ اور ان کا نقصان ہی انہوں نے بڑھا دیا۔(ھود 101) عذاب کے وقت کام آنے کے بجائے یہ تو خود (یعنی غیر اللہ جن کو انہوں نے اولیاء بنایا) عذاب کی وجہ اور سبب ہیں۔

مشرکین نے اللہ کے سوا دوسروں کو آپسی محبت کا ذریعہ سمجھا لیکن یہ تو ان کے دشمن بن جائیں گے

وَقَالَ إِنَّمَا اتَّخَذْتُم مِّن دُونِ اللَّهِ أَوْثَانًا مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُم بِبَعْضٍ وَيَلْعَنُ بَعْضُكُم بَعْضًا وَمَأْوَاكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُم مِّن نَّاصِرِينَ (۲۵) (حضرت ابراہیم علیہ السلام نے) کہا کہ تم نے جن بتوں کی پرستش اللہ کے سوا کی ہے انہیں تم نے اپنی آپس کی دنیوی دوستی کی بنا ٹھہرالی ہے، تم سب قیامت کے دن ایک دوسرے سے کفر کرنے لگو گے اور ایک دوسرے پر لعنت کرنے لگو گے۔ اور تمہارا سب کا ٹھکانہ دوزخ ہوگا اور تمہارا کوئی مددگار نہ ہوگا۔ (العنکبوت 25)

شرک کرنے والا سب سے بڑی گمراہی میں ہے خواہ وہ دنیا میں اعلیٰ ترین منصب پر فائز ہو

وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّن يَدْعُو مِن دُونِ اللَّهِ مَن لَّا يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَن دُعَائِهِمْ غَافِلُونَ (۵) وَإِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوا لَهُمْ أَعْدَاءً وَكَانُوا بِعِبَادَتِهِمْ كَافِرِينَ (۶) اور اس سے بڑھ کر گمراہ اور کون ہوگا؟ جو اللہ کے سوا ایسوں کو پکارتا ہے جو قیامت تک اس کی دعا قبول نہ کر سکیں بلکہ ان کے پکارنے سے محض بے خبر ہوں۔ اور جب لوگوں کو جمع کیا جائے گا تو یہ ان کے دشمن ہو جائیں گے اور ان کی پرستش سے صاف انکار کر جائیں گے۔ (الاحقاف: 5-6)

مشرک سے بڑا گمراہ اور مشرک سے بڑا جاہل و نادان کوئی نہیں، اس نے خالق کو چھوڑ کر مخلوق سے اپنا رشتہ رکھا۔ مالک کو چھوڑ کر غلام سے امیدیں لگائیں۔ قوی اور عزیز کو چھوڑ کر ضعیف اور کمزور کو سہارا بنایا۔ حی و قیوم کو چھوڑ کر مردوں کو حاجت روا سمجھا، رازق و رزّاق کو چھوڑ کر محتاج و بے بس پر بھروسا کیا۔ غنی کو چھوڑ کر فقیر و مسکین سے مانگا۔ اسی لیے کہا جاتا ہے کہ ایک موحّد، توحید پرست 1000 مشرک عالموں پر بھاری ہے۔

جن معبودانِ باطلہ سے یہ مشرک مانگ رہے ہیں وہ اس کائنات میں ذرّہ کے بھی مالک نہیں۔

ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۚ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِن قِطْمِيرٍ (۱۳) إِن تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا دُعَاءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ ۖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُمْ ۚ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ (۱۴) وہ یہی اللہ تمھارا پروردگار ہے، اسی کی بادشاہی ہے اور جن کو تم اس کے سوا پکارتے ہو وہ کھجور کی گٹھلی کے ایک چھلکے کے مالک نہیں۔ اگر تم انھیں پکارو تو وہ تمھاری پکار نہیں سنیں گے اور اگر وہ سن لیں تو تمھاری درخواست قبول نہیں کریں گے اور قیامت کے دن تمھارے شرک کا انکار کر دیں گے اور تجھے ایک پوری خبر رکھنے والے کی طرح کوئی خبر نہیں دے گا۔ (فاطر 13-14)

الغرض اللہ کو چھوڑ کر جن جن کو یہ اپنا معبود بنا لیے ہیں، غوث بنا لیے ہیں، اولیاء بنا لیے ہیں یہ انہیں کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچا سکتے نہ کسی نقصان سے بچا سکتے ہیں، ان کی مثال مکڑی جیسی ہے جس نے گھر بنایا، کیا یہ مکڑی کا گھر انہیں کچھ بھی فائدہ دے گا؟

مکڑی کا گھر دراصل ایک دام (جال/trap) ہے جس میں شکار کو پکڑا جاتا ہے، اسی طرح شرک شیطان کا جال ہے جس میں وہ انسانوں کے ایمان کو پھانستا ہے۔

مکڑی کے گھر کے افراد کے درمیان عداوت و نفرت ہوتی ہے، مکڑی مکڑے کو ملاپ کے بعد ختم کر دیتی ہے، اور بچے ماں اور اپنے بھائی بہن کو ختم کر دیتے ہیں۔ لہذا اپنے گھروں کو مکڑی کے گھر کی طرح نہ بناؤ۔ محبت والفت کی بنیاد توحید ہے، جن کا عقیدہ مضبوط ہے توحید پکی ہے ان کے درمیان محبت والفت باقی رہتی ہے نہ صرف دنیا میں بلکہ آخرت میں بھی۔ (الْأَخِلَّاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا الْمُتَّقِينَ (٦٧))

هذا والله أعلم، وصلى الله على نبينا محمد وعلى آله وصحبه وسلّم تسليماً كثيرا